20960-کیا وضوء اور نماز کے لیے صاف جگہ نہ ملنے پر نماز میں تاخیر ہوسکتی ہے ؟

سوال

میں ایسی کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں جہاں سب ملازمین غیر مسلم ہیں، میں اکیلا ہی مسلمان ہوں، سارا دن وہاں وضوء کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں ملتی، اور نہ ہی نماز کے لیے مخصوص جگہ ہے، کیا میرے لیے گھر جانے تک ظہر اور عصر کی نماز میں تاخیر کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے لیے نماز کی اہمیت اور
اوقات میں نماز پنجگانہ پوری شروط وارکان اور واجبات کے ساتھ ادا کرنے کی پابندی
کی ضرورت کا علم ہونا ضروری ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا مومنوں پر نماز وقت مقررہ
میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے}.النساء (103).

اور حدیث میں فرمان بھی اسے بیان کیا
گیا ہے :

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما بیان
کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا : کونسا عمل اللہ
تعالی کو سب سے زیادہ محبوب ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"وقت پر نماز ادا کرنا.

راوی کہتے ہیں : پھر کونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا"

راوی کہتے ہیں : پھر کونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (504) صحیح
مسلم حدیث نمبر (85).

چنانچہ مسلمان شخص کے لیے بروقت نماز
کی ادائیگی ضروری ہے، اور وقت سے لیٹ اور تاخیر کرنا حلال نہیں، اور وضوء کرنے کے
لیے صاف جگہ کی ضرورت نہیں، اگر ہم یہ فرض بھی کرلیں کہ اس کی ضرورت ہے تو سائل کو
کام پر جانے سے قبل اس کی احتیاط کرنی چاہیے، وہ وضوء کرکے آئے تاکہ وقت پر نماز
ادا کرسکے.

اس کے لیے وقت پر نماز ادا کرنا، اور
نماز کے پاک صاف جگہ کی تلاش واجب ہے، اور یہ کوئی مشکل بھی نہیں اور نہ ہی اس میں
تنگی ہوتی ہے، کیونکہ اگر زمین پاک ہو تو نماز ہر جگہ ادا کی جاسکتی ہے، اس کی
دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد
بنایا گیا ہے، چنانچہ میری امت میں سے کسی شخص کو کہیں بھی نماز کا وقت ہوجائے تو
وہ نماز ادا کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (335) صحیح
مسلم حدیث نمبر (521).

اور پھر شریعت اسلامیہ نے کچھ مخصوص
جگہوں کو نماز کی ادائیگی والی جگہوں سے مستثنی کیا ہے، جہاں نماز نہیں ہوتی ان میں
قبرستان، لیٹرین و غسل خانہ جات شامل ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"ساری کی ساری زمین مسجد ہے، صرف
قبرستان اور لیٹرین نہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (492)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جہاں وہ کام کرتا ہے اگر وہ
پاک صاف ہے تو وہی نماز کی جگہ ہے، لیکن اگر وہ صاف نہیں تو کوئی اور جگہ تلاش کر
لے، اور اگر وہ ذمہ داران سے نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ مختص کرنے کا مطالبہ کرے
تو یہ بھی مشکل کام نہیں ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

اور اگر وہ نماز کی ادائیگی میں جان
بوجھ کر عمدا اتنی تاخیر کرے کہ نماز کے ارکان و شروط کی ادائیگی کے لیے بھی وقت تنگ
ہو جائے، مثلا اسے نجاست لگی ہو، یا وہ جنبی حالت میں ہو اور اگر غسل کرنے میں ہی
نماز کا باقی ماندہ وقت نکل جائے، تو پھر بھی اسے طہارت اور غسل کرنا ہو گا، لیکن
وہ اسے بروقت ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا؛ کیونکہ اس پر واجب تھا کہ وہ وقت
تنگ ہونے سے قبل غسل و طہارت کر کے نماز ادا کرتا چنانچہ جب وہ اس میں تاخیر کرے تو
گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ اسے وہی کام کرنا ہونگے جو اس کے ذمہ واجب تھے.

دیکھیں : شرح العمدہ (58/4).

اور اگر نماز صحیح ہونے کی شروط میں
سے کسی شرط کے پورا کرنے سے عاجز ہو مثلا طہارت و غسل کرنے سے تو وہ وقت میں
نماز ادا کرے گا اور وہ شرط اس سے ساقط ہو جائیگی، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ
شرط پوری کرنے کے لیے نماز وقت سے لیٹ کرلے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

......کیونکہ جسے اول وقت میں نماز
ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ فی الحال کسی شرط اور ارکان کو پورا کرنے سے
عاجز ہو، اور نماز کا وقت نکل جانے سے وہ اسے پورا کر سکتا ہو تو اس کے لیے نماز میں
تاخیر کرنی جائز نہیں حتی کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے.

اگر یہ جائز ہوتا تو پھر ستره، اور
طہارت، اور رکوع و سجود وغیرہ دوسری شروط وارکان سے عاجز شخص کے لیے نماز میں
تاخیر اتنی تاخیر کرنی جائز ہوتی کہ اس پر قادر ہو جائے، اگر اس کے علم میں یا ظن
غالب ہو کہ وہ اس پر قادر ہو جائیگا.

یہ کتاب و سنت اور اجماع کے خلاف ہے؛
کیونکہ شریعت نے عاجز ہو جانے والی سب و شروط وارکان میں سے سب سے زیادہ وقت کا
خیال رکھا ہے اس لیے نماز کے کچھ ارکان سے عاجز ہونے کی صورت میں بھی بالکل نماز
وقت سے موخر نہیں کی جا سکتی.

اور جب بھی فعل اور شرط کے حصول کے
لیے وقتِ وجوب تنگ ہو تو شرط کو چھوڑ کر وقت میں فعل مقدم ہو گا، شرط کی پابندی اس
وقت کرنی اول و بہتر ہوگی جب آخر وقت میں واجب ہو، مثلا سوایا ہوا شخص آخری وقت
بیدار ہو تو اس پر اس وقت نماز مکمل شروط کے ساتھ واجب ہے جیسی طرح اگر وہ وقت کے
بعد بیدار ہوتا.

دیکھیں: شرح العمدہ (4/347–348
).

واللہ اعلم.